فقہ حنفی کے دلائل کو باطل اور مردود کہنے والے غیر مقلدین نام نہاد اہلِ حدیث کے لئے لمحہ فکریہ!!(احناف ریسرچ فورم)

نماز میں ترکِ رفع یدین کو علمائے احناف اولیٰ کیوں گردانتے ہیں؟

اس لئے کہ ترک رفع الیدین والی حدیث کو اپنے دور کے مندرجہ ذیل (۵۵) ممتاز محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث مبارکہ

اخبرنا محمود بن غیلان المروزی قال حدثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمہ عن عبد اللہ انہ قال الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ ﷺ فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ واحدۃ۔ (نسائی ص 161، قدیمی کتب خانہ، نسائی مترجم ج 1 ص 345 دار الاشاعت)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کیا میں تم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کہ نہ دکھاؤں پھر انہوں نے نماز پڑھی اور صرف (شروع نماز میں) ایک مرتبہ رفع یدین کیا۔

باب ما جاء أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يرفع إلا في أول مرة: حدثنا هناد حدثنا وكيع عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة قال قال عبد الله بن مسعود ألا أصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلم يرفع يديه إلا في أول مرة قال وفي الباب عن البراء بن عازب: قال أبو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن: وبه يقول غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين: وهو قول سفيان الثوري وأهل الكوفة (سنن الترمذي، کتاب الصلاۃ، صفۃ الصلاۃ)

امام ترمذی رحمہ اللہ اپنی سند کے ساتھ حضرت علقمہؒ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں آپ حضرات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی پس پہلی مرتبہ (یعنی تکبیر تحریمہ) کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔

حدیثِ بالا پر غیر مقلدین کے اعتراضات اور اُن کے جوابات:

اعتراض نمبر1: "امام سفیان بن سعید بن مسروق الثوری رحمہ اللہ ثقہ ہونے ساتھ مدلس بھی تھے...... مدلس کی عن والی روایات ضعیف ہوتی ہے" (مضروب حق: 21 ص 33، 32)

جواب نمبر1: "امام سفیان بن سعید بن مسروق الثوری رحمہ اللہ (م 161ھ) خیر القرون کے محدث ہیں اور احناف کے نزدیک خیر القرون کی تدلیس صحتِ حدیث کے منافی نہیں۔ {قواعد فی علوم الحدیث للعثمانی: ص 159}

جواب نمبر2: "تدلیس کے اعتبار سے محدثین نے رواۃ حدیث کے مختلف طبقات بنائے ہیں، بعض طبقات کی روایات کو صحت حدیث کے منافی جبکہ دوسرے بعض کی روایات کو مقبول قرار دیا ہے۔ امام سفیان بن سعید الثوری رحمہ اللہ کو محدثین کی ایک جماعت جن میں امام ابو سعید العلائی، علامہ ابن حجر، محدث ابن العجمی شامل ہیں، نے "طبقہ ثانیہ" میں شمار کیا ہے۔ (جامع التحصیل فی احکام المراسیل ص 113، طبقات المدلسین ص 64، التعلق الامین علی کتاب التبیین لاسماء المدلسین ص 92)

نیز عصر حاضر میں الدکتور العواد الخلف اور سید عبد الماجد الغوری نے بھی امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کو مرتبہ / طبقہ ثانیہ میں شمار کیا ہے۔ (روایات المدلسین للعواد الخلف ص 170، التدلیس والمدلسون للغوری ص 104)

خود زبیر علی زئی غیر مقلد کے "شیخ" بدیع الدین راشدی غیر مقلد نے بھی امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کو طبقہ ثانیہ میں شمار کیا ہے۔ (جزء منظوم ص 89)

اور محدثین نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ طبقہ ثانیہ کے مدلس کی روایت مقبول ہے، اس کی تدلیس صحت حدیث کے منافی نہیں۔(التدلیس والمدلسون للغوری ص104، جامع التحصیل فی احکام المراسیل ص113، روایات المدلسین للعواد الخلف ص32)
یاد رہے کہ محدثین نے اس بات کی بھی تصریح کی ہے کہ اگر مدلس کا کوئی متابع مل جائے تو الزام تدلیس ختم ہو جاتا ہے اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی دو محدثین نے متابعت تامہ بھی کر رکھی ہے۔

1: امام ابو بکر النہشلی (کتاب العلل للدارقطنی ج5 ص172 سوال804)
2: امام وکیع بن جراح (التمہید لابن عبد البر ج4 ص189)

اعتراض نمبر2: "اس روایت کو جمہور محدثین نے ضعیف، خطا اور وہم قرار دیا ہے"
جواب: جن چند محدثین کے نام ذکر کیے ہیں ان کی جرح یا تو مبہم و غیر مفسر ہے، یا ایسی بنیاد پر ہے جو وجہِ جرح نہیں بنتی بلکہ بعض حضرات کا اسلوب یہ بتاتا ہے کہ انہوں نے اپنی جرح سے رجوع کر لیا تھا، لیکن غیر مقلدین نے جوں کی توں نقل کر دی اور حقیقتِ حال چھپانے میں عافیت سمجھی۔ مثلاً امام ابن مبارک اور امام ابو داود رحمہما اللہ کی جروح مبہم و غیر مفسر ہیں، اصول حدیث کی رو سے نا قابل قبول ہیں۔
(الکفایہ فی علم الروایہ للخطیب ص101، صیانۃ صحیح مسلم لابن الصلاح ص96، توجیہ النظر ج2 ص550)
مزید یہ جرح ان حضرات کو اول عمر میں تھی، آخر عمر میں اس سے رجوع فرمالیا تھا، جیسا کہ ابن مبارک رحمہ اللہ کے آخری عمر کے شاگرد سوید بن نصر المروزی کی روایت میں اور امام ابو داؤد کی وفات والے سال کے نسخہ (اللؤلوی) میں یہ جرح مذکور نہیں۔(سنن النسائی ج1 ص158 باب ترک ذلک، سنن ابو داؤد نسخہ اللؤلوی)
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے الفاظ کا بھی جرح سے کوئی تعلق نہیں، امام بخاری رحمہ اللہ کے ہاں تو یہ روایت "صحیح" قرار پاتی ہے (کیونکہ انہوں نے عبد اللہ بن ادریس کی روایت کو اس کے مقابلہ میں اصح کہا، جو دلیل ہے کہ وہ اس کو صحیح مانتے ہیں) لیکن مدہوش "محکک" نے خواہ مخواہ انہیں بھی جارحین میں شمار کر کے گنتی بڑھا دی۔ امام ابو حاتم الرازی، امام دارقطنی، امام ابن حبان رحمہم اللہ وغیرہ کی جروح بھی غیر مبین السبب ہونے کی وجہ سے مردود ہیں۔(تفصیل کے لیے دیکھیے مولانا حبیب اللہ ڈیروی رحمہ اللہ کی کتاب نور الصباح ج1 ص82 تا147)
علی زئی غیر مقلد نے مبہم جروح تو نقل تو کر دیں لیکن یہ نقل نہ کیا کہ اس حدیث کو جید محدثین نے صحیح / حسن کہا ہے، جن میں امام ترمذی، امام دارقطنی، علامہ ابن حزم، امام ابن قطان الفاسی، امام زیلعی، شارحِ بخاری امام عینی، علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری وغیرہ شامل ہیں۔(مسئلہ ترک رفع یدین از متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ ص6 مخطوط)
البانی صاحب کی بات نقل کر دیتے ہیں۔ غور سے پڑھیے:
قال الالبانی: والحق انہ حدیث صحیح واسنادہ صحیح علی شرط مسلم (التعلیق علی المشکوۃ للالبانی ج1 ص254)
ترجمہ: البانی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

مندرجہ بالا حدیث ابن مسعودؓ کو صحیح قرار دینے والے حضرات محدثین:

تنبیہ! اصول فقہ حدیث کا ضابطہ ہے کہ جس حدیث سے کوئی فقیہ و مجتہد و محدث استدلال کرے وہ اس کے نزدیک صحیح ہے
تدریب الراوی ج1 ص48، تلخیص الحبیر ج2 ص143، قواعد فی علوم الحدیث 57

1۔ حضرت ابراہیم النخعیؒ 96ھ

مسند ابی حنیفہ بروایت حسن ص 13، مسند ابی حنیفہ بروایت ابی یوسف ص 21، موطا امام محمد ص 93، کتاب الحجہ لامام محمد ج 1 ص 96، مسند ابن الجعد ص 292، سنن الطحاوی ج 1 ص 162,163، مشکل الآثار للطحاوی ج 2 ص 11، جامع المسدنید ج 1 ص 352، معجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص 22، سنن دار قطنی ج 1 ص 394، سنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 81

2۔ امام اعظم ابو حنیفہ التابعی ؒ 150ھ

مسند ابی حنیفہ بروایت حسن ص 13، مسند ابی حنیفہ بروایت ابی یوسف ص 21، موطا امام محمد ص 93، کتاب الحجہ ج 1 ص 96، سنن الطحاوی ج 1 ص 162، جامع المسانید ج 1 ص 353، الاوسط لابن المنذر ج 3 ص 148، التجرید للقدروی ج 5 ص 272، حلیۃ العماء للشاشی ج 1 ص 189، المحلی ابن حزم ج 4 ص 119۔ ج 1 ص 301، التمہید ج 9 ص 213، الاتذکار لابن البر ج 4 ص 99، مناقب المکی ج 1 ص 130، مغنی لابن قدامہ ج 2 ص 172، دلائل الاحکام ج 1 ص 263، شرح سنن ابن ماجہ المغلطائی ج 5 ص 1466,1467، عمدۃ القاری ج 5 ص 272

3۔ امام سفیان ثوری ؒ 161ھ

جزرفع الیدین ص 46، ترمذی ج 1 ص 59، الاوسط لابن منذر ج 3 ص 148، حلیۃ العماء للشاشی ج 1 ص 189، التجرید للقدوری ج 1 ص 272، شرح شرح البخاری لابن بطال ج 2 ص 423، التمہید ج 9 ص 213، الاستذکار ج 4 ص 99، شرح السنہ للبغوی ج 2 ص 24، مغنی لابن قدامہ ج 2 ص 172، دلائل الاحکام لابن شداد ج 1 ص 263، شرح سنن ابن ماجہ للمغلطائی ج 5 ص 1466، عمدۃ القاری ج 5 ص 272

4۔ امام ابن القاسم المصریؒ 191ھ

المدونۃ الکبری لامام مالک ج 1 ص 71

5۔ امام وکیع بن الجراح الکوفی ؒ 197ھ

جزء رفع الیدین للبخاری ص 46، عمدۃ القاری ج 5 ص 272

6۔ امام اسحاق بن ابی اسرائیل المروزی ؒ 246ھ

سنن دار قطنی ج 1 ص 399,400 سند صحیح

7۔ امام محمد بن اسماعیل البخاری 256ھ

جزء رفع الیدین للبخاری ص 25، للنزئی ص 112

8۔ امام ابوداوٗد السجستانی 275ھ

تاریخ بغداد الخطیب ج 9 ص 59، تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 127، النکت لابن حجر ص 141

9۔ امام ابو عیسی ترمذی ؒ 279ھ

ترمذی ج 1 ص 59، شرح الہدایہ للعینی ج 2 ص 294

10۔ امام احمد بن شعیب نسائی 303ھ

النکت لابن حجر ص 165، زہر الربی للسیوطی ص 3

11۔ امام ابو علی الطوسی 312ھ

مختصر الاحکام مستخرج الطوسی علی جامع الترمذی ج 2 ص 103، شرح ابن ماجہ للحافظ للمغلطائی ج 5 ص 1467

12۔ امام ابو جعفر الطحاوی ؒ 321ھ

الطحاوی ج 1 ص 162، الرد علی الکرانی بحوالہ جوہر النقی ص 77,7

25۔ امام ابو محمد ابن حزم 456ھ

المحلی لابن حزم ج 4 ص 121 مصر

26۔ امام ابو بکر الخطیب للبغدادی ؒ 463ھ

النکت الابن حجر ص 163 زہر الربی للسیوطی ص 3

27۔ امام ابو بکر السرخسی ؒ 490ھ

المبسوط للسرخسی ج 1 ص 14

28۔ امام موفق المکی ؒ 568ھ

مناقب موفق المکی ج 1 ص 130,131

29۔ امام ابو طاہر السلفی ؒ 576ھ

النکت الابن حجر ص 163 زہر الربی للسیوطی ص 3

30۔ امام ابو بکر کاسانی ؒ 587ھ

بدائع الصنائع للکاسانیؒ ج 1 ص 40

31۔ امام ابن القطان الفاسی ؒ 628ھ

بیان الوھم والاے ھام لابن القطان الفاسی ج 3 ص 367

32۔ امام محمد الخوارزمی 655ھ

جامع المسانید

33۔ امام ابو محمد علی بن زکریا المنجی ؒ 686ھ

اللباب فیا الجمع بین السنۃ والکتاب ج 1 ص 256

45۔ امام حافظ محدث محمد الزبیدی ؒ 1205ھ

13۔امام ابو محمد الحارثی البخاری ؒ 340ھ

جامع المسانید ج 1 ص353مکۃ المکرمۃ

14۔امام ابو علی النسابوری ؒ349ھ

النکت لابن حجرؒص 165،زہر الربی علی النسائی للسیو طی ص3

15۔امام ابو علی ابن السکن المصری ؒ353ھ

النکت لابن حجر 164زہر الربی للسیو طی ص3

16۔امام محمد بن معاویہ االاحمر ؒ 358ھ

النکت لابن حجر ص164،زہر الربی للسیو طی 3

17۔امام ابو بکر ابن السنی ؒ 364ھ

الارشاد لامام الخلیلی ص زہر الربی للسیو طی ص 3

18۔امام ابن عدی ؒ365ھ

النکت لابن حجر ص164زہر الربی ص3

19۔امام ابو الحسن الدار قطنی ؒ 385ھ

کتاب العلل ج 5 ص172،النکت ص164زہر الربی ص3

20۔امام ابن مندۃ390ھ

النکت لابن حجر 164،زہر الربی للسیو طی ص3

21۔امام ابو عبداللہ الحاکم ؒ 405ھ

النکت لابن حجر ص164زہر الربی للسیو طی ص3

22۔امام عبد الغنی بن سعید ؒ 409ھ

النکت لابن حجر ص164زہر الربی للسیو طی ص3

23۔امام ابوالحسین القدوری ؒ428ھ

التجرید للقدوریؒ ج2ص518

24۔امام ابو یعلی الخلیلی ؒ446ھ

الارشاد للخلیلی ص النکت ص164زہر الربی للسیو طی ص3

عقود الجواہر المنفیہ للزبیدی

46۔امام محمد بن علی النیموی ؒ 1344ھ

آثار السنن مع التعلیق للنیموی ؒص 132

47۔امام حافظ خلیل احمد السہارنفوری 1346ھ

بذل المجہود ج2ص 21

48۔مولانا انور شاہ کاشمیری ؒ1350ھ

نیل الفرقدین للکشمیری ص 56,57,58,64,66,61

49۔علامہ ظفر احمد عثمانی ؒ

اعلاء السنن للعثمانیؒ ج 3ص45,46

50۔امام شیخ الحدیث زکریا المدنی ؒ

اوجز المسالک علی موطامالک

51۔علامہ محمد زہیر الشاویش ؒ

تعلیق علی شرح السنۃ للبغوی ج3ص24بیروت

52۔علامہ احمد محمد الشاکر المصری غیر مقلد

الشرح علی الترمذی لاحمد شاکر المصری ج2ص 41دار العمران بیروت

53۔علامہ شعیب الارناؤط

تعلیق علی شرح السنہ للبغوی ج3ص24بیروت

54۔الشیخ حسین سلیم اسد

تعلیق علی مسند ابی یعلی شیخ حسین سلیم اسد ج8ص454۔ج9ص 209 دمشق بیروت

55۔ناصر الدین البانی غیر مقلد

مشکوۃ بتحقیق الالبانی ج 1 ص254بیروت

ماضی قریب اور عصرِ حاضر کے ممتاز محدثین کے اسمائے گرامی فہرستِ بالا میں شامل نہیں، کیا یہ سب باطل ومردود ہیں؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

Ahnaf Research Forum